وقـــائـع

صاحبزادہ ساجد الرحمن

مولانا عبد الرحمن طاهر السو رتی :

معروف محقق، عالـم دیـن اور عربـی زبـان کے ماهـر مولانـا عبدالرحمن طاهر السورتیؒ ۱۱ جنوری ۱۹۸۷ء کو اس جهان فانی سے رخصت هو گئے ۔ انا لله وانا الیه راجعون ۔

برصغیر کے مشهور عربی دان، جامعه ملیه دهلی کے جلیل القدر استاذ مولاناؒ محمد السورتی کے اس فرزند ارجمند نے زبان رسالت مآب صلی الله علیه وسلم سے نکلے هوئے الفاظ ,, الـولـد سر لابیه ،، کی حقیقی تصویر بن کر، عربی زبان و ادب اور علوم قرآن کی ترویج و اشاعت کو زندگی بھر ایک مشن کے طور پر جاری رکھا ۔ ۱۹۵۰ء کی دهائی میں انهوں نے ,, انجمن ترقی عربی ،، کے نام سے ایک اداره قائم کیا ، جس کا بنیادی مقصد برصغیر میں عربی زبان و ادب کی اشاعت تھا ۔ اس مقصد کے حصول کے لئے مولانا مرحوم نے ,, پیارے نبی کی پیاری زبان ،، کے نام سے ستره حصوں پر مشتمل کتاب مرتب کی ، جس سے عربی سیکھنے والے بھر پور استفاده کرتے هیں ۔

مولانا عبدالرحمن طاهر السورتی مرحوم ۲ ستمبر ۱۹۶۳ء کـو اداره تحقیقات اسلامی سے منسلک هوئے اور کم و بیش ستره سال تک علمی و تحقیقی خدمات سرانجام دینے کے بعد ۱۵ جون ۱۹۸۱ء کو نهایت عزت و احترام کے ساتھ ادارے سے رسمی طور پر رخصت هوئے ، لیکن ادارے سے ان کی عملی وابستگی تادم آخر قائم رهی ۔ وه اداره کے تحقیقی عربی مجله ,, الدراسات الاسلامیه ،، کے ایڈیٹر تھے،

کچھ مدت کے لئے ادارہ سے شائع ہونے والے اردو مجلہ فکرونظر کی ادارتی ذمہ داریاں بھی سرانجام دیتے رہے ۔

مولانا مرحوم نے ان ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ امام عبیداللہ القاسم بن سلام کی مشہور کتاب ,, کتاب الاموال ،، کا اردو ترجمہ دو ضخیم جلدوں میں مکمل کیا ، جس کا دوسرا ایڈیشن حال ھی میں طبع ہوا ہے ۔

عربی زبان سے شغف رکھنے والے بالعموم اور یونیورسٹیوں کے طلبہ بالخصوص مولانا مرحوم سے استاذ احمد حسن زیارت کی کتاب کے اردو ترجمہ تاریخ ادب عربی کے حوالے سے متعارف ھیں ۔ عربی زبان و ادب کا کوئی طالب علم اس کتاب سے مستغنی نہیں ہو سکتا ۔

مولانا نے انہی دنوں دفتری ذمہ داریوں کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ ایک اور علمی کارنامہ بھی سرانجام دیا، میری مراد مشہور تابعی مجاهد بن جبرؒ کی تفسیر،تفسیر مجاهد کی تحقیق متن سے ہے ۔ مولانا کے پر مغز مقدمے نے کتاب کی اهمیت میں مزید اضافه کر دیا ہے ۔

مولانا مرحوم کی زندگی کا یہ پہلو تو خالص علمی تھا، جہاں تک مولانا کی ایک عمومی شخصیت کا تعلق ہے تو هر وه شخص جسے مولانا سے ملاقات کا شرف حاصل ہے اسے اس امر کے اعتراف میں کوئی تامل نہ هو گا که مولانا نہایت بلند اخلاق اور باغ و بہار شخصیت تھے، ان کا حلقه یاراں نہایت متنوع تھا، اس میں چھوٹی بڑی عمر کی کوئی قید نہ تھی ۔ آپ کے دوستوں میں جہاں بلند پایہ علماء تھے وهاں مجھ جیسے کم علم نے بھی همیشه انہیں اپنے لئے شفیق و مہربان پایا ... مولانا کی یہ خصوصیت تھی که وه هر ذی فکر کی بات کو پورے انہماک سے سنتے تھے اور احسن کے متلاشی کی بھرپور حوصله افزائی فرماتے تھے ۔

مولانا مرحوم کی وفات حسرت آیات پر ادارہ تحقیقات اسلامی نے ایک تعزیتی اجلاس منعقد کیا، جس کی صدارت مولانا کے دوست راجہ محمد ظفر الحق صاحب نے کی۔ اس تعزیتی اجلاس میں مرحوم کے دیرینہ رفقاء، برگیڈیئر گلزار احمد، ڈاکٹر سید سبط حسن اور ڈاکٹر قدرت اللہ فاطمی اور جناب محمود غازی نے مولانا مرحوم کی زندگی کے مختلف گوشوں کو حاضرین کے سامنے پیش کیا۔ ادارہ کے ڈائریکٹر جنرل جناب ڈاکٹر شیر محمد زمان صاحب نے مولانا کی علمی و تحقیقی خدمات کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی کے ریکٹر جناب ڈاکٹر محمد افضل صاحب نے مرحوم کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے ادارہ میں ,,مولانا سورتی مسند،، کے قیام کا اعلان کیا اور اس عزم کا بھی اظہار کیا کہ مولانا مرحوم کی زندگی، ان کی تحریروں اور ان کی دلچسپی کے موضوعات پر مشتمل ایک یادگاری کتاب شائع کی جائے گی۔

ادارہ مولانا کی وفات پر دلی دکھ کا اظہار کرتا ہے اور رفقائے ادارہ پس ماندگان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اللہ تعالی مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین .

مولانا محمد بخش مسلم بی اے :

تحریک پاکستان کے ممتاز کارکن، نامور عالم دین، مولانا محمد بخش مسلم بی اے اپنی عمر کے سو سال گذارنے کے بعد ۱۷ فروری ۱۹۸۷ء کو دار فنا سے رخصت ہو گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

قحط الرجال کے اس دور میں کسی عالم باعمل کا اس دنیا سے رخصت ہو جانا کسی المیہ سے کم نہیں، مولانا محمد بخش مسلم جہاں ایک بلند پایہ عالم تھے وہاں وہ عمل کی دنیا میں بھی ایک

ممتاز مقام رکھتے تھے ۔ حرص و ہوس کے اس دور میں بھی وہ مرد درویش طمع و لالچ سے بے نیاز سادہ لباس میں ملبوس، دین کی ترویج و اشاعت میں مصروف رہا ۔ مولانا مسلم مرحوم جدید و قدیم علوم کا ایک حسین امتزاج تھے، وہ اپنی تقاریر میں مستشرقین کے انگریزی اقتباسات کو اپنے منفرد انداز میں پیش کرکے ایک سماں باندھ دیتے تھے ۔ لاہور میں لوھاری کے علاقے میں واقع مسلم مسجد میں ۵۲ برس تک ان کی صدائے دلنواز گونجتی رہی ، مرحوم خطابت کے ساتھ قلم و قرطاس کے میدان میں بھی مہارت تامہ رکھتے تھے ، اردو زبان میں ,, اسلام کا نظام بیت المال ،، کے عنوان سے اس موضوع پر نہایت عمدہ کتاب تحریر فرمائی، دیگر تحریروں کے علاوہ اخلاقیات سے متعلق ,, کتاب الاخلاق ،، کے نام سے نہایت مفید کتاب طالبان علم کے ذوق مطالعہ کی تسکین کیلئے چھوڑ گئے ۔ اللہ تعالی مرحوم کو اعلی علیین میں جگہ عطا فرمائے ۔ آمین ۔